خاکِ شفا کیا ہے اور اسے استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-751

تاریخ اجراء: 17 جمادی الاوّل 1444ھ/12 دسمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

خاک شفاء کسے کہتے ہیں؟ اسے کھانا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مدینہ منورہ کی مبارک مٹی خاک شفاء کہلاتی ہے، اس مٹی سے بطور تبرک تھوڑی سی مقدار چکھ لینا جائز ہے اور اسے بطورِ تبرک وہاں سے لانا بھی جائز ہے البتہ عشاق کا یہ بھی انداز ہے کہ وہ مدینہ کی چیز کو مدینہ سے جدا کرنا، گوارا نہیں کرتے ہیں لہٰذا جائز ہونے کے باوجود وہاں کی خاک وغیرہ نہ لانا بہتر ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”مدینہ پاک سے خاک شفا لانا اور اسے دواءً استعمال کرنا سنت مسلمین ہے، اس کا ماخذ یہ حدیث ہے کہ حضور نے فرمایا "تربۃ ارضنا یشفی سقیمنا" ہماری زمین مدینہ کی مٹی بیماروں کو شفا دیتی ہے بلکہ وہاں کا گرد و غبار اپنے منہ اور سینہ پر لے، یہ برص وجذام کے لیے بہت مفید ہے، مسجد نبوی خصوصًا روضہ مطہرہ کا غبار مؤمنوں کی آنکھوں کا سرمہ ہے اور عشاق کے زخمی دلوں کا مرہم۔ (مرأۃ المناجیح، جلد4، صفحہ236، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”مٹی کھانا حرام ہے یعنی زیادہ کہ مضر ہے، خاک شفاء شریف سے تبرکاً قدرے چکھ لینا جائز ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج4، ص727، رضافاؤنڈیشن)

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اس طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”بطور تبرک“ خاک مدینہ وطن میں لانا جائز ہے مگر مشورۃً عرض ہے کہ نہ لائی جائے۔ خاتم المحدثین حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اکثر علما کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ زادھما اللّٰہ شرفاو تعظیما کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتھر نہ اٹھائے۔ علمائے حنفیہ اور بعض شافعیہ رحمھم اللہ تعالی جائز بھی کہتے ہیں۔ بہر صورت اگر

تحفہ (مثلاً پھل و پانی وغیرہ) جس سے اہلِ وطن کو خوشی ہو بے تکلف ہمراہ لے تو بہتر ہے۔ سفر سے اہل و عیال کے لیے تحفہ لانا صحیح خبروں (یعنی حدیثوں) سے ثابت ہے۔ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا و تعظیما کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتھر وغیرہ نہ اٹھانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں بھی سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے محبت کرتی ہیں بلکہ ہر مقدس مقام سے نسبت رکھنے والے کنکر و پتھر وغیرہ اس مقام سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتے جیسا کہ حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: جمادات (پتھر اور پہاڑ وغیرہ) کے انبیائے کرام علیھم الصلوۃ والسلام، اولیائے عظام رحمھم اللہ السلام اور اللہ عزوجل کے مطیع و فرمانبردار بندوں سے محبت کرنے کے وصف (یعنی خوبی) کا انکار نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ کھجور کا تنا سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے فراق (یعنی جدائی) میں رویا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے رونے کی آواز بھی سنی۔ اسی طرح مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفا و تعظیما کا ایک پتھر سرکار علیہ الصلوۃ السلام پر وحی نازل ہونے سے پہلے سلام پیش کیا کرتا تھا۔ حضرت سیدنا علامہ طیبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: احد پہاڑ اور مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا و تعظیما کے تمام اجزاء سرکار علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت کرتے ہیں اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے جدا ہونے کی صورت میں آپ کی ملاقات کے لیے گریہ کرتے ہیں یہ ایسی بات ہے کہ جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا جائز ہونے کے باوجود مقاماتِ مقدسہ کی خاک اور کنکر وغیرہ تبرکات نہ اٹھائے جائیں یہی بہتر ہے۔ (سفر مدینہ کے متعلق سوال جواب، ص2تا4، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net